سوال

(518)عصبہ کی اقسام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جملہ کتب فقہ میں سلسلہ عصبیت کا قسم چہارم کا عم الجد تک قائم رکھا ہے تو اس سلسلے میں عم الجد میں میت کے سگے دادا کا چچا مراد ہے یا اور کوئی اوپر کا جد مراد ہے؟ اگر اوپر کا جد مراد ہے تو سلسلہ عصیبت عم الجد کی پشت تک اوپر جائے گا؟ اگر سلسلہ عم الجد محدود نہیں تو عم حضرت آدم علیہ السلام کا لازم آتا ہے علاوہ اس کے سلسلہ عصبیت لا یتناہی پایا جائے پایا جائے تو باب ذی الارحام وغیرہ بے سود ہو جاتے ہیں کہ قبائل عرب و نیز ہندوستان وغیرہ میں شجرہ آدم علیہ السلام تک موجود ہیں پس کسی وقت میں مسئلہ عصبیت کا زائل نہ ہو گا امید ہے کہ مراتب کا جواب بحوالہ کتاب ارقام فرمائیں گے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جواب سے پہلے امور ذیب کا جان لینا ضرور ہے۔

1۔ عصبہ نسبیہ کی چار صفیں ہیں (1) جزو میت یعنی ابن میت ابن الابن میت ابن ابن ابن المیت، علی ہذا القیاس جہاں تک سلسلہ نیچے کو چلا جائے (2) اصل میت یعنی اب میت ۔ اب اب میت ۔ اب اب اب میت، علی ہذا القیاس جہاں تک سلسلہ اوپر چلا جائے ۔ (3) جزء اب میت یعنی اخ المیت لاب دام یا لاب فقط ۔ ابن الاخ میت لابن وام یا لاب فقط ۔ ابن ابن اخ المیت لاب وام یا لاب فقط و علی ہذا القیاس جہاں تک سلسلہ نیچے چلا جائے (4) جزو میت یعنی عم لاب فقط۔

2۔ ان اصناف اربعہ میں یہ شرط ہے کہ ہر ایک از قسم ذکور ہیں نہ اناث اور یہ کہ بے واسطہ انثی کے میت کی طرف منسوب ہوں جیسا کہ عصبہ بنفصہ کی تعریف:

"ذکر لاتدخل فی نسبتہ الی المیت انثی" اس پر دال ہے۔

3۔ صنف چہارم میں جد سے جد صحیح (یعنی اب الاب یا اب الاب یا اب اب الاب) (یعنی جس کی نسبت الی المیت میں انثی نہ داخل ہو) مراد ہے نہ کہ جد فاسد یعنی نانا کیونکہ نانا خود ہی میت کی طرف بواسطہ انثی، یعنی ام کے منسوب ہے تو جو شخص کہ بواسطہ نانا کے میت کی طرف منسوب ہو وہ بھی بالضرور بواسطے انثی کے منسوب ہو گا اور جب وہ شخص بھی بواسطہ انثی کے منسوب ہوا تو عصبہ بنفسہ باقی نہ رہا تو یہ عصبہ بنفسہ کی کسی صنف میں کیونکر معدود ہو سکتا ہے؟

4صنف چہارم میں عم سے عم عینی یا عم علاتی یعنی عم لاب وام یا الاب فقط مراد ہے نہ کہ عم اخیافی یعنی عم لام کیونکہ عم اخیافی بھی میت کی طرف بواسطہ انثی یعنی ام کے منسوب

ہے۔

اب جواب سنیے :

عم الجد جو عصبہ بنفسہ کی صنف چہارم کے افراد میں سے ایک فرد ہے اس میں بھی جد صحیح مراد ہے اور وہ بھی عام یعنی خواہ میت کا باپ کا باپ ہو یا میت کے باپ کا باپ ہو یا میت کے باپ کا باپ کے باپ کا باپ ہو وعلی ہذا القیاس۔ جہاں تک سلسلہ اوپر کو جائے۔ حضرت آدم علیہ السلام بھی ہر شخص کے جس صحیح ہیں باستثنائے حضرت مسیح علیہ السلام کے کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں تو ان کے حق میں حضرت آدم علیہ السلام صرف جد فاسد ہی ہیں نہ کہ جس صحیح چونکہ عصبہ بنفسہ کی ہر ایک صنف میں اصناف اربعہ سے یہ شرط ہے کہ خود از قبیل ذکر ہو اور یہ کہ صرف انثی ہی کے واسطہ سے میت کی طرف منسوب نہ ہو اور عموماً ذوی الارحام میں یہ شرط مفقود ہے یعنی ان کی کسی صنف میں یہ شرط نہیں پائی جاتی کیونکہ ذوی الارحام از قبیل ذکور ہی نہیں ہیں یا ہیں تو انثی ہی کے واسطہ سے میت کی طرف منسوب ہیں لہذا یہ دونوں ایک دوسرے کے مباین اور دونوں کے سلسلے الگ الگ جاتے ہیں کوئی کسی سے ملتبس نہیں ہے اور نہ ایک کے اعتبار سے دونوں کے باب کا مسدود ہونا لازم آتا ہے اور نہ ایک کا اعتبار دوسرے کے اعتبار سے مغنی ہے اور چونکہ کسی کتاب میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ ہر جد کے لیے عم کا ہونا ضرور ہے لہذا یہ شبہ بھی "کہ اگر سلسلہ عم الجد محدود نہیں تو عم حضرت آدم علیہ السلام کا لازم آتا ہے وارد نہ ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الفرائض، صفحہ:756

محدث فتویٰ